Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

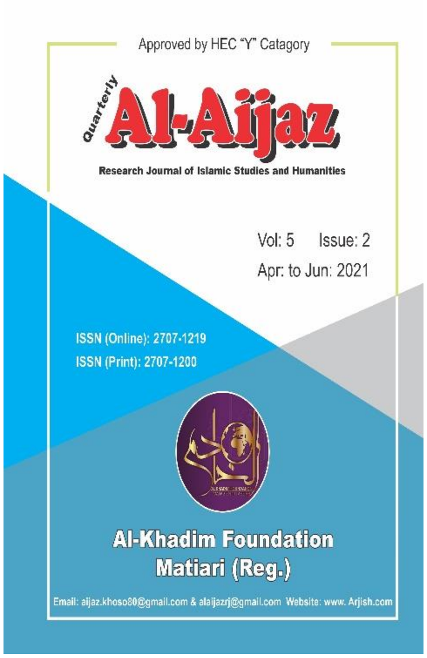

TOPIC:

Reasons for nonpayment of parental rights and their remedy Research study in the light of Quran and Sunnah

AUTHORS:

1. Khusbakht Bushra, Ph.D scholar, Department of Islamic Studies& Arabic GUMAL University DI Khan.
Email: khusbakhtbushragmail.com
2. Hafiz Dr. Abdul Majeed, Assistant Professor, Department of Islamic Studies& Arabic GUMAL University DI Khan.

How to cite:

Bushra, K. ., & Majeed, H. A. . (2021). Urdu-14 Reasons for nonpayment of parental rights and their remedy Research study in the light of Quran and Sunnah. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 182-194.
https://doi.org/10.53575/Urdu14.v5.02(21).182-194

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/322

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 182-194

Published online: 2021-06-20

QR Code

والدین کے حقوق کی عدم ادائیگی کے اسباب اوران کاتدارک قرآن وسنت کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Reasons for nonpayment of parental rights and their remedy Research study in the light of Quran and Sunnah

Khusbakht Bushra*
Hafiz Dr. Abdul Majeed**

Abstract
Life is with humans and beginning of every human is with parents. That's why Islam emphasizes the Rights of parent, Islam emphasizes to obey the parents even they are disbelievers in Islam. Parents' rights are considered to be a universal duty, which has also been an important part of all the religions even before Islam. Islam has also given so much importance to the parents' rights. Islam has made it compulsory for the Muslims to treat their parents with all goodness and mercy. A Muslim should recognize the status of the parents and know his duties towards them. The status of parents in Islam is a status which mankind had not known before. Allah has placed the respect for the parent's just one step below the belief in Allah and true worship of Him. Moreover, obeying parents is a direct commandment of Allah. Islam has also fixed their financial rights. In Islam, serving them is better than optional prayers even if they are non-Muslims. Parents' prayers for their children are accepted earlier. If a person honors his parents this may be the cause of his own children honoring him. Disobedience to parents is among greater sins and moral vices referring to any form of annoying father and mother or either of them by tongue or action. Disobedience to parents has many reasons. It includes lack of religious educations, poverty, fights between Parents, unreasonable parental expectations and social media. Islam has created many opportunities to serve parents. These opportunities are quite universal and give a perfect a solution for every problem for all this; Qur'anic education is needed to make it possible. Government should also take some positive steps in this regard.
Keywords: children, parents, Human, Rights, Muslims, Islam, Relations, Media, Financial

تمام حمد وثنارب ذوالجلال کے لئے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیااوراپنی عظیم نعمت کلام ربانی سے منور ومعطر کرلیا نیز درودوسلام ہو محمدی عربی ﷺ پر جس کے ذریعے ہم تک پیغام الہی وحی متلو وغیر متلو کی صورت میں بمع بسط شرح وتفسیر میسر ہوئی اور وہ ہمارے لئے باعث اسلام وفلاح دارین بن گئی۔واضح ہو کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات اور آئین دستور ہونے کے ساتھ سرمدی اصولوں پر مشتمل دین ہے۔چنانچہ دین اسلام جہاں اپنے پیر کاروں کو باب عبادات ومعاملات میں رہنمائی عطا کرتا ہے وہیں ہی حقوق العباد واخلاقیات میں بھی رہنما اصولوں کی بدولت ایک پر امن، مہذب اور اخلاق اقدار سے لیس معاشرہ تشکیل کرنے میں مدد ورہنمائی سے روشناس کرتا ہے۔یادرہے کہ ان اخلاق اقدار کو حکم الہی کی روسے دو پہلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک اخلاق رذیلہ جن کو اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے ممانعت فرمایا ہے مثلاً غیبت، تکبر، حسد، جھوٹ، حقوق العباد سے روگردانی وغیرہ دوم اخلاق حسنہ جن کو اختیار کرنے کا حکم شارع علیہ السلام دیا ہے مثلاً سچائی، عدل وانصاف، تواضع عاجزی وانکساری، تیمارداری اور حقوق الوالدین میں فرمان برداری وغیرہ۔سو

* Ph.D scholar, Department of Islamic Studies& Arabic GUMAL University DI Khan.
Email: khusbakhtbushragmail.com
** Assistant Professor, Department of Islamic Studies& Arabic GUMAL University DI Khan.

جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے منجملہ ان میں سے ایک والدین کے حقوق بھی شامل ہے۔لفظ (حق) حقا سے نکلا ہے جس کے معنی در حقیقت اور اصل کے ہیں([1]) جبکہ اصطلاح شریعت میں اس سے مراد وہ تمام حقوق ہیں جن کو شارع علیہ السلام نے اولاد پر والدین کے لئے لازم قرار دیئے ہیں۔اس لئے اولاد سے وابستہ والدین کے حقوق پر عمل کرنا ضروری ہے۔بنا بریں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جن مختلف رشتوں میں پرویا ہے ان تمام رشتوں میں والدین کو ایک امتیازی حثیت حاصل ہے کیونکہ اگر ایک طرف عائلی زندگی کا اولین اکائی ہے تو دوسری جانب سبب وجود اولاد کے علاوہ تمام مصائب، مشکلات اور تکالیف سے ڈھال بن کر محفوظ کرنے کا ہمہ وقت کوشاں وسر گردان ہستیاں ہیں۔ چنانچہ اس مسلمہ اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اطاعت خداوندی ومذمت شرک بیان کرنے کے بعد فورا اطاعت والدین کا ذکر فرمایا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔﴿وبالوالدين إحسانا﴾ ترجمہ: اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔([2]) اگر اس حکم الہی کو سورۂ بقرۃ آیت نمبر 83، سورۂ نساء 36، سورۂ انعام 151 اور سورۂ اسریٰ آیت نمبر 23 کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس سے والدین کے حقوق کی ادائیگی میں تاکید اور اہمیت خوب آشکارہ ہو جاتی ہے۔کیونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ربانی اور ممانعت شرک جیسا اہم موضوعات بیان کرنے کے بعد پانچ مقات پر اطاعت والدین کا حکم دیا ہے۔اس سے عیاں ہوتا ہے کہ بار بار ذکر کرنے سے مراد الہی تاکید اطاعت والدین اور اولاد پر والدین کے ساتھ نیکی وحسن سلوک کی اہمیت اجاگر کرنا ہے۔چنانچہ اس آیت کی ذیل میں مفسر علامہ جصاصؒ نے تفسیر جصاص میں نقل کیا ہے کہ مذکورہ آیت والدین کے حقوق اور وجوب حسن سلوک کرنے پر دلالت کرتا ہے، چاہے والدین غیر مسلم کیوں نہ ہو۔([3]) الغرض اگر اس اہمیت کو دیکھا جائے تو اطاعت والدین، ان کے ساتھ نیکی کرنا، حسن سلوک کرنا، ادب واحترام سے پیش آنا، خدمت کرنا اور ان کے لئے دعائے رحمت ومغفرت مانگنا حکم الہی کی روسے لازم امر ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔کہ عصر حاضرہ میں اس عظیم امر الہی سے امت مسلمہ کے نوجوانوں کا ایک جم غفیر رفتہ رفتہ اجنبیت کے شکار ہوتے چلے جارہے ہیں۔اس لئے ضروری ہیں کہ ان تمام اسباب کا تدارک کیا جائے جو باعث جرم بن رہے ہیں۔اسی طرح ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ ان تمام احکام الہی واحادیث رسول ﷺ کو بیان کیا جائے جن کی روسے والدین کے حقوق کی ادائیگی، اہمیت اور فضیلت واضح ہو جائے۔اب اگر حسبہ ذکرہ سابقہ ان اسباب کے تدارک کرنے پر دورہ حاضرہ میں غور وخوض کیا جائے تو منجملہ ان اسباب میں سے ایک سبب قرآن وحدیث کے اعلیٰ وارفع تعلیم سے شعوری اور لاشعوری طور پر لاعلمی کنارہ کشی اور ودوری اختیار کرنا ہے۔

والدین کے حقوق سے روگردانی اور ان کے ممکنہ اسباب: حکم الہی کی روسے انسان کو اللہ تعالیٰ نے باقی تمام مخلوقات پر شرف وفضیلت عنایت دی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ولقد كرمنا بني آدم﴾ ترجمہ: اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو۔([4]) اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن خصوصیات کی وجہ سے باقی مخلوقات پر شرف وفضیلت عنایت فرمائی ہیں۔ان میں سے حسن صورت، اعتدال مزاج، قدوقامت، نطق وگویائی، اشارات اور خط کے ذریعہ سے افہام وتفہیم اور اس کے علاوہ عقل بخشا گیا ہے جس کے ذریعہ وہ تمام کائنات علویہ وسفلیہ سے اپنے کام نکالتا ہے۔عموما ان تمام اوصاف سے نوازنا اور خاص کر عقل ووحی سے نوازنے کا مقصد یہی ہے کہ انسام تمام امور میں اپنے خالق ومالک کو

پہچانے اور اس کی مرضی اور نامرضی کو معلوم کرکے مرضیات کا اتباع کرے اور نامرضیات سے اجتناب کرے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا فرمایا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔﴿فأقم وجهك للدين حنيفافطرت الله التي فطر الناس عليها﴾ ترجمہ: سو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کر وہی تراش اللہ کی جس پر تراشا لوگوں کو۔(5)اس ربانی فطرت کا تقاضہ یہی ہے کہ انسان شیطانیت اور نافرمانی سے دور ہو کر مرضیات خداوندی کے مطابق اولاد والدین کے ساتھ حسن سلوک، نیکی،ادب واحترام اور اطاعت والدین اختیار کرے۔ لیکن بد قسمتی سے کہنا پڑتا ہے۔کہ آج مسلم دنیا کہ کاالمیہ ہے کہ وہ والدین کے حقوق ادا کرنے سے لاعلمی کی وجہ سے روگردانی کرتے ہیں۔اگر اس لاعلمی کی وجوہ کو دیکھا جائے تو ان میں ایک عنصر دنیوی وعصری تعلیم سے قربت اور دینی اعلیٰ وارفع تعلیم سے دوری ہے جس کے باعث اگرایک طرف نئی کل عبادات میں فرائض،واجبات، حلال وحرام سے بے خبر ہے تو دوسرے طرف اخلاقی اقدار وحقوق میں سے برداشت و تحمل،احساس ذمہ داری، تیمارداری و تعزیت اور یہاں تک کہ واجب امر خداوندی والدین کے حقوق ادا کرنے سے بھی قاصر ہے۔دوم سب سے اہم وجہ عصری اداروں کے نصاب تعلیم میں حالات حاضرہ کے مطابق قرآن وحدیث سے وافر مقدار میں رہنمائی شامل نہ کرنا ہے جن سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی اہمیت وفضیلت خوب اشکارا ہو۔

غربت وافلاس اور حقوق الوالدین سے روگردانی: معاشرے میں والدین کی خدمت واطاعت سے انحراف کاایک بڑا سبب معاشرے میں غربت وافلاس اور ملک میں غیر منصفانہ معاشی نظام بھی ہے۔کیونکہ جب کسی بچے کو اپنے گھر میں ضرورت کے مطابق روٹی، کپڑا اور دیگر ضروریات زندگی نہ ملے اور اس کا کوئی ایسا فرد بھی نہ ہو جو اس کی ضروریات زندگی کا کفیل بن سکے۔سو اس کفیت میں جب ایک نئی ہمہ جہت جذبات سے سرشار نوجوان اپنے پڑوس اور ارد گرد میں دیکھتا ہے تو اسے سوائے فقر وفاقہ ، محرومی اور نامرادی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اور ضرور اس سے حسن سیرت پر اثر پڑے گا اور انتہا پر وہ گھر چھوڑ کر باہر نکلے گا تاکہ سماج میں کچھ برابری حاصل کرسکے۔اس لئے عین ممکن ہے کہ معاشی حالات مستحکم کرنے کے لئے ایسا بچہ ہر وہ راستہ اختیار کرے جو از روئے شرع ممنوع ومذموم ہو۔اسی طرح بعض اوقات وہ نوجوان رہزنوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں چڑھ جاتا ہے اور معاشرے کے بدکار اور مجرم ہاتھ اس کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں، شر اور انحراف کا آلہ کار اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے اور اس طرح وہ معاشرے میں ایک مجرم عنصر بن کر ابھرتا ہے اور انسانی جان عزت آبرو، مال ودولت لینے اچھالنے کے لئے ایک خطرہ بن جاتا ہے۔چنانچہ پھر ایسا بچہ سے ادائیگی حقوق والدین کا تصور تو درکنار اسے روکنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔کیونکہ غریب ماں باپ تو اپنی معاش واہل سالنے میں پریشان ہوتے ہیں تو پھر ان کے لئے کہاں سے ممکن ہو سکے گا کہ وہ اس طرح اولاد کو روک سکے۔اس سے واضح ہوتا کہ والدین کے نافرمانی میں ایک حائل غربت اور افلاس بھی ہے۔اسی طرح بعض اوقات بچوں کے ساتھ والدین کا فرط محبت اور سخت روش بھی باعث بگاڑ اور اطاعت والدین سے روگردانی ونافرمانی بن جاتے ہیں۔

والدین کا جذبہ فرط محبت ونفرت اور اولاد کی روگردانی:انسانی فطرت میں محبت اور نفرت کے جذبات خود قدرت نے ہی ودیعت فرمائے ہیں۔ان دونوں جذبات کے لئے اگر والدین درست اور حقیقی بنیادوں پر رہنمائی کے دائرے متعین کردیں تو بچوں کے کردار اور

اخلاق پر مثبت اثرات مرتب ہونے لگتے ہیں۔لیکن اگر والدین اپنی جذبات کو درست اور حکیمانہ ومعتدلانہ انداز اور روش میں استعمال نہ کرے بلکہ والدین بچوں کے ساتھ ہمہ وقت سخت اور درشت رویہ اختیار کرکے ہر وقت ڈانٹ پیٹ اور گالی گلوچ سے کام لے لیں اور ہر وقت ان کو ذلت اور رسوائی کا نشانہ بنائے رکھے تو ردعمل کے طور پر بچوں کے کردار میں منفی عوامل جگہ پکڑ کر احساس کم تری کا شکار ہو جاتے ہیں۔اس قسم کے بچے محبت کے بھوکے بن کر اپنے والدین کے ماحول سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔اسی طرح بعض دفعہ والدین اولاد کی تربیت کے سلسلے میں سراپا محبت بن جاتے ہیں ان کے سامنے پیسوں کے ڈھیر لگا کر ہر قسم کی آسائشوں سے مالہ مال رکھتے ہیں اور اولاد کی ہر خواہش پورا کرتے جاتے ہیں۔اس قسم کا پدرانہ سلوک بچوں میں احساس برتری اور عیاشیانہ طرز زندگی اختیار کرنے کا سبب بنتا ہے یہ بچے بعد میں صرف خواہشات کی تکمیل ہی اپنا سب کچھ سمجھ کر بنا لیتے ہیں اور ماں باپ کی قدر و منزل اپنی نگاہوں سے محو کر لیتے ہیں۔چنانچہ والدین کے غیر متوازن اور غیر ضروری نفرت ومحبت کے جذبات اولاد سے والدین کی فطری محبت کو ختم کر دیتے ہیں نیز اولاد کی دل سے والدین کے ساتھ جذبہ اطاعت وفرمان برداری پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔جس کے باعث پھر اولاد والدین کے اطاعت وفرمان برداری کی بجائے روگردانی کرتے ہیں۔اسی طرح بعض دفعہ اولاد کا والدین کے حقوق ادا کرنے سے انحراف میاں بیوی کے آپس میں لڑائی اور طلاق بھی بن جاتے ہیں۔

والدین کے مابین لڑائی جھگڑے اور روگردانی: واضح ہو کہ اولاد کا صحیح تربیت میاں بیوی دونوں کے مشترکہ ذمہ داریوں اور اولاد کے حقوق میں سے ایک بنیادی حق ہے اور کبھی کبھار مذکورہ حق لاشعوری طور پر میاں بیوی کے آپس میں لڑائیوں اور طلاق سے ضائع ہو جاتی ہے۔اس لئے والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپس میں لڑائیوں اور طلاق جیسے مبغوض عوامل سے کنارہ کشی اور دوری اختیار کرے خاص کر اولاد کے سامنے ان عوامل کو کبھی بھی درمیان میں نہ لائیں ورنہ ایک طرف اس سے بچوں کے اخلاق پر لڑائیاں سوار ہوں گے تو دوسری طرف طلاق جیسا مبغوض عمل بھی اختیار کریں گے اور اس پر مشاہدہ بھی ہے۔کیونکہ جب میاں بیوی آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں تو اولاد پر اس سے منفی اثرات مرتب ہونا اور صاف وشفاف ذہن میں نفرت اور تنگی کے اثار پیدا ہونا ایک فطری عمل ہے۔اس لئے والدین کو چاہیے کہ اس قسم کے منفی روش اختیار کرنے سے گھریلو ماحول کو آلودہ کرنے سے اجتناب کرے۔لیکن اگر اس قسم کے حرکات کریں گے تو لامحالا اولاد اس طرح دردسر ماحول کو چھوڑ کر نجات حاصل کرنے کے لئے من پسند دوستوں کی مجلس میں جائیں گے۔چنانچہ بعض اوقات وہ اس طرح ماحول اختیار کرنے سے نشہ، رہزن، بھتہ خوری اور دیگر مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔جس سے پھر ماں باپ کے لئے مختلف النوع مسائل پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ نافرمانی اور روگردانی کے باعث بن جاتے ہیں۔اسی طرح بعض اوقات اولاد کی روگردانی بری صحبت اور دوستوں سے جاملنے اور بیٹھنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

بری صحبت و دوست اور روگردانی: واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول ﷺ نے احادیث مبارکہ میں ان تمام امور سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے جس سے جرم پیدا ہونے کا خدشہ بھی ہو۔جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ولا تقربوا الزنا إنه كان فاحشة

وساء سبیلا﴿ ترجمہ :اور پاس نہ جاؤ بدکاری کے وہ ہے بے حیائی اور بری راہ ہے۔(6)اس آیت کی ذیل میں مفسرین نے نقل کیا ہے کہ زنا ایک عظیم جرم ہے کیونکہ اس جرم سے دیگر تمام جرائم وابستہ ہے۔آگے نقل کرتے ہیں کہ اس آیت میں قربت سے مراد یہ بھی ہے کہ ان مقامات وامور سے دور رہے جو باعث زنا بننے کا سبب بن سکتے ہو۔(7)اس لئے ماں باپ پر بھی لازم ہے کہ اپنے اولاد کو ان تمام مقامات وصحبتوں سے باز رہنے کا بھرپور کوشش وسعی کرے جس سے بچوں میں بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اور ان امور سے باز رہنے کا درس دے دیں جن سے حقوق اللہ اور حقوق العباد محفوظ ہو جائے ورنہ بچوں میں والدین کی رو گردانی پیدا ہو جانی کا ایک وجہ بری صحبت اور بری دوستی اختیار کرنا بھی ہیں۔کیونکہ جس طرح مقامات فواحش باعث زنا بنتی ہے تو اسے طرح بری صحبت اور دوستی والدین کی رو گردانی کے باعث بن جاتی ہے۔اس لئے مشہور شاعر اور ناصح سعدے کہتے ہیں۔

صحبت صالح تری صالح کند
وصحبت طالح تری طالح کند

کہ نیک وکاروں کی صحبت میں بیٹھنے سے انسان کے اندر جذبۂ نیکی اور تزکیہ نفس پیدا ہو جاتی ہے اور بری لوگوں کے مجلس وقرب جوار سے انسان کے اندر بگاڑ اور خرابیاں پیدا ہو جاتی ہے۔اس لئے ماں باپ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اولاد کی صحبت پر اچھی طرح نظر رکھیں اور اسے بری مجالس سے باز رہنے سے خوب رشناس کرے۔اسی طرح بسا اوقات والدین سے اولاد کی رو گردانی کے پس منظر میں والدین کا خود منفی اور تخریبانہ روش کارفرماں ہو جاتی ہے۔

پیشہ جرائم روش اور رو گردانی: یاد رہے کہ بچوں میں والدین کی اطاعت اور خدمت سے رو گردانی کا ایک سبب خود والدین کا تخریبانہ اور دیگر گوناگوں جرائم میں مشغول ومصروف ہونا ہے۔کیونکہ صاف وشفاف خالی الذہن بچہ جس ماحول میں آنکھیں کھولتا ہے سو اسے ماحول کے اثرات اس کے دل ودماغ پر نقش ہو کر بعد میں واسطہ عمل بنتے ہیں۔چنانچہ جب کسی بچے کے والدین کسی غیر اخلاقی یا سماج دشمن مشاغل میں گھیرے ہوئے ہو تو بچے ان کے دیکھا دیکھی راہ کو اختیار کر لیتے ہیں۔کیونکہ اس کا ذہن ناپختہ ہوتا ہے اور وہ اس بات کے تجربے کی اہلیت سے قاصر ہوتا ہے کہ ان کے والدین کے مشاغل اختیار کرنے سے کیا منفی اثرات مرتب ہوں گے۔اس لئے جب والدین نشہ یا کوئی اور غیر قانونی واسلامی کاروبار وغیرہ میں ملوث ہو تو اولاد بچپن سے اسی چیز کو دیکھ کر بعد میں خود بھی اختیار کر لیتے ہیں۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ ان تمام غیر قانونی واخلاقی جرائم سے گریزاں رہیں جن سے اولاد کا سیدھی راستے سے بھٹکنے کا خوف ہو۔واضح ہو کہ ماں باپ سے رو گردانی کا ایک علت پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا تک رسائی بھی ہے۔

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اور والدین سے رو گردانی: یاد رہے کہ ماں باپ سے رو گردانی کا ایک سبب دور حاضرہ میں اولاد کا پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا تک رسائی ہے۔کیونکہ بچہ جب کمپیوٹر، سمارٹ فون، ٹیلی ویژن اور فیس بک پر مختلف النوع جائز وناجائز مصروفیات میں کود کر دیکھتے کرتے ہیں۔تو اس دیکھنے اور کرنے سے نوجوان بچوں اور لڑکیوں کے اذہان پر پہلی درجہ میں منفی خیالات واثرات مرتب ہوتے ہیں اور

دوسری سٹیج پراسے غیر معمولی سمجھ کر معمول بنالیتے ہیں۔ چنانچہ پھر اس طرح اولاد ہمہ وقت اسے دیکھنے اور کرنے میں صرف کرایک طرف سماج ومعاشرہ سے کاٹ کر رہ جاتے ہیں تو دوسری طرف اپنے ہی ماں باپ کی خدمت سے بھی روگرداں ہوکر مجرمانہ زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ الغرض اگران تمام گوناگوں خرابیوں پرایک طائرانہ غوروخوض کیا جائے توان کے روک تام اور حل کے لئے ہمیں قرآن وحدیث سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرآن وحدیث ہی میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ اس لئے یہاں پر ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ ان آیات قرآنیہ اور احادیث کو بیان کیا جائے جن سے والدین کے حقوق اور اولاد کے ذمہ داریوں میں رہنمائی میسر ہو تاکہ تمام خرابیوں سے بچ کر صلاح کی طرف بڑھ سکے۔ چنانچہ اگر اس حوالے سے قرآن وحدیث کا تصور صلاح پر نظر ڈالی جائے تو مندرذیل آیات قرآنیہ اور احادیث سے واضح رہنمائی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

تدارک فساد کا تصور قرآن وحدیث کی روشنی میں: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں زندگی کے ہر پہلو سے متعلق ایک جامع اور ہمہ گیر مربوط نظام دیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے زندگی کا ہر ایک پہلو کے لئے کچھ واضح اور ٹھوس اصول وضع کئے ہیں۔ جن میں منشاخداوندی نظام دنیا کو پر سکون وخوشگوار بنانا ہے اس لئے ان سے صرف نظر کرنا باعث فساد وبدامنی ہوگا۔ چنانچہ جہاں تک اس ضابطہ حیات میں دیگر عبادات ومعاملات کے لئے رہنمانہ اصول وضع ہیں وہیں ہی اس میں والدین کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی رہنما اصول موجود ہیں۔ چنانچہ والدین کے تعلقات میں صلاح کے پہلو کو غالب کرنے کے لئے قرآنی تعلیمات کے کردار کے بارے میں یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ قرآن حکیم نے جزوی مسائل کا ذکر تو کیا ہے، لیکن جو حل پیش کرتا ہے وہ اس جزوی مسئلے کے حل کے ساتھ ساتھ بہت سارے دوسرے مسائل کا حل بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم مجموعی انسانیت کی کتاب ہے اور مسائل کا حل بھی جامع اور ہمہ گیر انداز میں پیش کرتا ہے، اس لئے ذیل میں مسائل کا جو حل پیش کیا گیا ہے وہ جزوی نہیں کلی حل ہے۔ جس کا نتیجہ خدا کی زمین پر خدا کا نظام ہے۔ لہذا تمام مسائل کا حل قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں پوشیدہ ہے، جن کا مختصر مگر جامع حل درجہ ذیل ہے۔

قرآنی تعلیمات سے واقفیت اور اخلاق اقدار کو فروغ دینے کی حکمت عملی: اللہ تعالیٰ نے ایمان باللہ کے بعد قرآنی تعلیمات کو تمام معاشرتی برائیوں کا مداوا قرار دیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرت کے جملہ مسائل کے حل کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ انسان قرآنی تعلیمات سے بہرہ ور ہو۔ یاد رہے قرآنی تعلیمات کی رو سے والدین کے حقوق سے روگردانی ایک گناہ کبیرہ ہے اور اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد قرآنی تعلیمات اور اخلاق اقدار سے باخبر ہوکر ان پر عمل کرانے کی تربیت کے لئے بندوبست کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو انسانی تعلیمات کے لئے آسان بنایا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر﴾ ترجمہ: اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کو سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا۔ (8) مفسر علامہ طبریؒ نے اس آیت کی ذیل میں نقل کیا ہے کہ یہاں پر آسانی سے مراد پند ونصیحت حاصل کرنا ہے یعنی کہ قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا آسان ہے۔ (9) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمام معاشرتی، اخلاقی اور روحانی بیماریوں کا علاج قرآنی تعلیمات میں قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿يا أيها الناس قد جاءتكم موعظة

من ربکم وشفاء لما في الصدور وهدى ورحمة للمؤمنين﴾ ترجمہ: اے لوگو! تمھارے پاس آئی ہے نصیحت تمھارے رب سے اور شفاء دلوں کے روگ کی اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے واسطے۔ علامہ طبری نے اپنی تفسیری طبری میں نقل کیا ہے کہ قرآن مجید بری کاموں سے روکنے کے لئے نصیحت ہے اور اس پر عمل کرکے برے کاموں سے بچیں تاکہ دلوں سے روگ ختم ہو جائے۔(10) اسی طرح رسول ﷺ نے قرآنی تعلیمات کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی تشبیہ مشک کے عطر سے بھرے ہوئے برتن سے دی ہے جس کی خوشبو ہر طرف پھیلتی خواہ اس برتن کا منہ کھلا رہے یا بند رہے۔

نظام عدل کا قیام اور منفی نظام معیشت کا خاتمہ: واضح ہو کہ تمام دنیا میں آج جو بدحالی اور بدامنی برپا ہے اس کے پیچھے کار فرما عناصر میں سے سب سے بڑا عنصر معاشی بالا دستی اور نظام معیشت ہے۔ دنیا عالم میں آج کل جتنے بھی ممالک ہے ان کے درمیان جو سرد و گرم لڑائیاں چل رہے ہیں اس کی وجہ معاشی وسیاسی برتری اور غلبہ حاصل کرنا ہے۔ یاد رہے کہ معاشی برتری فی ذاتہ حاصل کرنا کوئی بری چیز نہیں بلکہ احسن ہے لیکن اس کے لئے ناجائز طرق اور ظلم بربریت اختیار کرنا جرم ہے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر غربت اور مسکنت کو بطور سزا قرار دیا ہے اور اس غربت مسلط کرنے کی وجہ بے صبری اور ناشکری قرار دیا ہے۔ ﴿وضربت عليهم الذلة والمسكنة﴾ ترجمہ: اور ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی۔(11) مفسر علامہ طبریؒ نے اس آیت کی ذیل میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنے بندں کے ذریعہ جزیہ مقرر کر دیا اور بنی اسرائیل کو ایک وقت میں جو معاشی برتری حاصل تھے وہ ختم ہوئی یعنی کہ معاشی برتری اللہ تعالیٰ کا نعمت ہے اور کسی پر ٹیکس اور جزیہ مقرر ہونا ذلت ہے۔ اسی طرح رسول ﷺ سے مروی ایک روایت کی رو سے معاشرتی بگاڑ کا ایک سبب معاشی بدحالی بھی ہے۔ رسول ﷺ سے روایت ہے کہ۔ كاد الفقران يكون كفرا۔ ترجمہ: قریب ہے کہ فقر وفاقہ کفر کا سبب بنے۔(12) اس حدیث سے خوب واضح ہوتا ہے کہ معاشی بدحالی ایک غایت بری چیز ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ باعث کفر بن جاتے ہیں۔ اس لئے معاشرے میں والدین کے احترام کو رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں معاشی عدل ہو اور معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان معاشی تنگی کا شکار نہ ہو تب والدین کے احترام کو صحیح مقام دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ قرآنی نظام فکر نے والدین کی خدمت سے روگردانی اور بہت سے دوسرے مسائل پر قابو پانے کے لئے معاشرے میں معاشی عدل کے قیام اور منفی عوامل معیشت سود، جوا، ملاوٹ، رشوت، طبقات اور بخل وغیرہ کے خاتمے کا سبق سکھایا ہے۔ کیونکہ جب تک کسی معاشرے میں معاشی نظام عدل نہ ہو تب تک مسائل پر قابو پانا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے غلبہ دین کی طرح معاشی نظام عدل کے لئے بھی جدوجہد کرنا معاشرتی امن وامان اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿وآخرون يضربون في الأرض يبتغون من فضل الله﴾ ترجمہ: اور کتنے اور لوگ پھریں گے ملک میں ڈھونڈتے اللہ کے فضل کو اور کتنے لوگ لڑتے ہوں گے اللہ کی راہ میں۔(13) اس آیت کی ذیل میں علامہ سمرقندیؒ نے نقل کیا ہے کہ وآخرون یضربون سے مراد طلب معیشت ہے یعنی کے رزق حلال تلاش کرنا ہے۔ پھر آپؒ نے اس آیت کی ذیل میں رسول ﷺ کے ایک روایت کی روشنی میں رزق حلال تلاش کرنے کو جہاد کی مانند قرار دیا ہے۔(14) اسی طرح رزق حلال تلاش کرنے پر رسول ﷺ نے بہت زور دیا ہے۔ ایک حدیث میں

رسولﷺ سے مروی ہے۔التمسوا الرزق فی خبایا الارض ۔ترجمہ: کہ تم اپنی روزی کو زمین کے پوشیدہ خزانوں میں تلاش کرو۔(15)اسی طرح ایک اور حدیث میں اہمیت معیشت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔من فقه الرجل ان يصلح معيشته۔ترجمہ: کہ انسان کی عقل مندی میں سی ایک یہ ہے کہ وہ اپنی معیشت کو درست کرے۔(16)اسی طرح رسولﷺ کے ایک اور روایت کی روشنی میں رزق حلال تلاش کرنا اتنا اہم ہے کہ فرمایا۔ان فی الجنة درجة لا ينالها الا ارباب الهموم ای فی طلب المعيشة۔کہ جنت میں ایک درجہ ایسا ہے جسے صرف معاشی محنت کرنے والے پائیں گے۔(17)اس لئے جب بچے معاشی طور پر خود کفیل ہوں گے تو وہ والدین کا خیال رکھ سکیں گے اور یہ واضح حقیقت ہے کہ جب باپ سے بچوں کو بہتر معاش باقی ہو تو اولاد ماں باپ کے حقوق پھر بہت اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں۔اس لئے باپ کو چاہیے کہ اپنی نظام معاش کے لئے عمدہ کوشش کر کے بڑھاپے اور دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے بچوں کو کچھ بہتر معاش چھوڑے۔

احتساب نفس اور احساس ذمہ داری: واضح ہو کہ ہر ایک انسان کو بنفس نفیس اور خاص کر والدین کو ذاتی اور معاشرتی ذمہ داریوں سے مانوس کرنا انتہائی اہم امر ہے۔کیونکہ ہر ایک انسان معاشرے کا حصہ ہے اور معاشرے میں ہر ایک انسان کے حقوق دوسرے انسان سے وابستہ ہے۔بنا بریں ہر انسان کو چاہیے کہ اس سے معاشرتی جتنے بھی حقوق وابستہ ہو اس میں احساس ذمہ داری سے کام لیں۔خاص کر اس باب میں والدین کے لئے ایک اور ضروری امر یہ بھی ہے کہ وہ ذات سے ہٹ کر اولاد کو بھی معاشرتی ذمہ داریوں سے مانوس کرائیں۔مثلا اولاد کو بچپن میں کسی کے پاس تعزیت کرنے، بیمار پرسی کرنے، غیر معمولی حالات میں برداشت کرنے، انعامات ربانی پر تشکر اور عاجزی وانکساری اختیار کرنے اور تحمل سے امور سرانجام دینے سے سیرت طیبہ کی روشنی میں روشناس کرنا سیکھائیں۔کیونکہ اولاد میں نافرمانی کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ والدین کے اولاد کی تربیت اور نگہداشت میں سستی اور عدم توجہ بھی ہے۔بعض والدین بچے کو خود رو پودوں کی طرح چھوڑ کر کسی قسم کی ذمہ داری قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتے جس کی وجہ سے بچے جنگلی جڑی بوٹیوں کی طرح بڑھ کر سماجی طوفانوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔اس قسم کے بچے انسانیت کی قدر سے ناواقف بیگانگی کی زندگی گزارتے ہیں اور اپنے مخصوص چند شیطانی اعمال کے غالم ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں والدین کے اس غیر ذمہ دارانہ احساس کو اجاگر کیا اور ان پر اولاد کے بارے میں مختلف ذمہ داریوں کا ذکر کر کے ان میں احساس ذمہ داری کو اجاگر کرنے کی کوشش فرمائی۔چنانچہ ارشاد ہے۔﴿والوالدات يرضعن أولادهن حولين كاملين لمن أراد أن يتم الرضاعة وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف﴾ ترجمہ: اور مائیں اپنی اوالد کو دو سال تک مکمل دودھ پلائیں جس کا پورا دودھ پالنے کا خواہش ہو اور جس کا بچہ ہو ان پر دستور کے موافق روٹی اور کپڑے کی ذمہ داری ہے۔(18) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف تعلیمات کے ذریعے سے والدین میں ذمہ داری کے احساس کو اجاگر کیا ہے۔قرآنی تعلیمات میں عقیدہ آخرت سماج میں احتساب اور احساس ذمہ داری کا سبق دیتا ہے۔جس کی وجہ سے سماج کا ہر ایک رکن اپنے اعمال میں قرآنی اصولوں کا اتباع کرے گا۔تاکہ دنیا و آخرت میں شرمندگی سے بچ سکے۔اس احساس کو اجاگر کرنے کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿ثم ردوا إلى الله مولاهم الحق ألا له الحكم وهو

أسرع الحاسبين﴾ ترجمہ: پھر وہ اپنے سچے مالک کی طرف پہنچادیئے جائیں گے،اسی کا حکم سن رکھواور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔(19) احساس ذمہ داری کے تصور کواجاگر کرنے کے لئے دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ﴿ کل نفس بما کسبت رهينة﴾ ترجمہ: ہر ایک جی اپنے کئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے۔(20)اس منصوبے کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔﴿يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد﴾ ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر ایک جی یہ دیکھ لے کہ کل کے واسطے کیا بھیجا ہے۔(21)اس لئے رسول ﷺ نے معاشرے کے ہر ذمہ داری کو پورا کرنے کے بارے میں فرمایا۔ كلكم راع، وكلكم مسئول عن رعيته، الإمام راع ومسئول عن رعيته، والرجل راع في أهله وهو مسئول عن رعيته، والمرأة راعية في بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها، والخادم راع في مال سيده ومسئول عن رعيته۔ ترجمہ: خبر دار تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے،اور ہر ایک سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔پس حاکم اپنے رعایا کا نگہبان ہے اور ہر آدمی اپنے اہل عیال کا نگہبان ہے۔اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔اور آدمی کی بیوی اپنے شوہر اور اوالد کی نگہبان ہے،اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائیگا۔اور آدمی کا غالم اپنے آقا کے مال و دولت کا نگہبان ہے،اور اس سے اس ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائیگا۔خبر دار تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے،اور ہر ایک سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔(22)یعنہ کہ رسول ﷺ نے حاکم اور رعایا کے درمیان، میاں بیوی کے درمیان،اوالد اور والدین کے درمیان تعلق اور آقا اور غالم وغیرہ کے درمیان تعلق کو ذمہ داری اور نگہبانی سے تعبیر کیا۔

حسن معاشرت کا حکم: قرآن حکیم نے خاندانی مسائل کے حل کے لئے جامع اور ہمہ گیر نظام دیا ہے جس کو عملی شکل دینے سے بہت سارے مسائل کا حل یقینی ہے۔قرآن و حدیث میں اولاد اور بیویوں کے درمیان عدل، بیوی کے لئے ذمہ داریاں،اولاد کے لئے نصائح وغیرہ شامل ہیں۔سورۃ النساء خاندانی مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔مسائل کا یہ حل صرف نظریاتی ہی نہیں،رسول ﷺ نے ان تعلیمات پر ایک جامع نظام بھی بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ۔خيركم خيركم لاهله وانا من خيركم لا هلي۔ترجمہ: تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔(23)اسی طرح رسول ﷺ نے فرمایا کہ :خيركم خيركم للنساء۔ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے لئے بہترہ۔(24) اسی طرح اپنے اہل وعیال کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کو ایمان کا حصہ قرار دیا، ترمذیؒ کی روایت ہے۔ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله۔ترجمہ: کہ بے شک مومنوں میں سب سے کامل ایمان واال وہ شخص ہے جو سب سے بہتر اخلاق واال ہو اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی اور اچھا برتاؤ کرنے واال ہو۔(25)طلاق کے تمام سنگین نتائج سے بچنے کے لئے رسول ﷺ سے روایت ہے۔ان ابغض المباحات عند الله تعالىٰ الطلاق۔کہ اللہ کے ہاں حلال چیزوں میں طلاق سے زیادہ کوئی بری چیز نہیں۔(26)اس لئے ضروری ہے کہ خاندانی زندگی کی فلاح کے لئے طلاق کی نوبت سے ممکن حد تک بیوی کو بچایا جائے،تاکہ اس کے برے اثرات سے اولاد محفوظ رہیں۔

بری صحبت سے اجتناب: بری صحبت کے سنگین نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ میں نے انتہائی جامع انداز میں دوستی کا اصول فرمایا

ہے۔﴿الأخلاء يومئذ بعضهم لبعضٍ عدو إلا المتقين﴾اس روز گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے۔(27) یعنی جس دوستی کا مقصد دنیاوی غرض اور گناہ کے کام ہوں وہ لوگ روز قیامت ایک دوسرے سے بیزاری کا اعلان کریں گے اور ایک دوسرے کو مجرم اور گناہوں کا سزاوار ٹھہرا کر اللہ تعالیٰ سے دگنا عذاب دینے کا مطالبہ کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے﴿ربنا هؤلاء أضلونا فآتهم عذابا ضعفا من النار ﴾اے ہمارے رب یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا، پس انکو آگ کا دوگنا عذاب دیں۔(28) اس کے برعکس متقین اور نیک لوگوں کی دوستی اور صحبت کی بنیاد چونکہ نیکی اور پرہیزگاری پر مبنی ہوتے ہیں۔اس لئے یہ لوگ یوم آخرت ایک دوسرے کے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ سے ایک کے لئے معافی اور بخشش کی سفارش کریں گے۔اس لئے رسول ﷺ نے کسی مجلس یا دوستی کو اختیار کرنے سے پہلے غور و فکر اور اس کے نتائج کے بارے میں تدبر سے کام لینے کا حکم دیا اور اس بارے میں ایک بنیادی کلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ الرجل على دين خليله، فلينظر أحدكم من يخالل۔ترجمہ: کہ آدمی اپنے دوست کے راستے پر چلتا ہے اس لئے ہر کوئی یہ دیکھے کہ وہ کسی کو دوست بنا رہا ہے۔(29)

یعنی یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہر انسان اپنے دوست کے نظریے اور طور طریقوں پر چلتا ہے،اس لئے کسی صحبت کو اختیار کرنے سے پہلے اس کے نتائج پر خوب غور و فکر کرنا چاہیے،تاکہ بعد میں پچھتاوے سے خود کو بچایا جاسکے۔اور بچوں کو والدین کی نافرمانی سے بچایا جاسکے۔

فواحش اور منکرات سے ممانعت: فواحش اور منکرات کی ممانعت بچوں میں انحراف اور سرکشی کی ایک بڑی وجہ غیر اخلاقی ماحول اور غیر اخلاقی راہوں پر چلنا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا ہے۔اور بداخلاقی کے ماحول اور فحش و منکرات سے منع فرمایا ہے۔ جس کا اعلیٰ نمونہ خود رسول ﷺ نے سب سے پہلے پیش کیا۔اسلام نے اپنی تعلیمات میں اخلاقیات کو بہت اعلیٰ مقام اور اہمیت دیا ہے نیز سماج کے لئے استحکام کا ذریعہ بتایا ہے۔اس اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر قرآنی اخلاقیات اختیار کرنے کا درس دیا ہے۔ سورۃ الانعام کے وصیت نامہ رسول ﷺ میں اخلاقیات کے بارے میں ارشاد ہے۔﴿ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن﴾ترجمہ: اور بے حیائی کے کاموں کے پاس نہ جاؤ جو ظاہر ہو اس میں سے اور جو پوشیدہ ہو(30)یعنی فواحش و منکرات کو اختیار کرنا تو الگ بات ہے اس کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے،یعنی ایسے دوستوں،ماحول، مجلس، فلموں،ویڈیوز، گفتگو اور سوچ و فکر سے بھی دور رہنا۔ جس کی وجہ سے برائی پر عمل کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔لا أحد أغير من الله، ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن۔ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے کوئی غیرت مند نہیں اس لئے ظاہر اور پوشیدہ تمام بے حیائی کے کاموں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔(31)فواحش کے مفہوم کے بارے میں مفسرین لکھتے ہیں۔ قرآن حکیم میں الفواحش سے ، تمام گناہ کے کام مراد ہیں۔اس سلسلے میں والدین کو چاہیے کہ وہ خود غیر اخلاقی کاموں سے اور گندے قسم کے کلمات اور الفاظ سے بچ کر خود اخلاق کی راہ اپنائے۔س طرح ان کی اولاد بھی انہی راہوں پر گامزن ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔﴿يا أيها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى أن يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء عسى أن يكن خيرا منهن ولا تلمزوا أنفسكم ولا تنابزوا بالألقاب بئس الاسم الفسوق

بعد الإيمان ومن لم يتب فأولئك هم الظالمون﴾ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مرد کا مذاق نہ اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو، اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے القاب سے پکارو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے۔ اور جو کوئی توبہ نہ کرے وہی ظالم ہیں۔(32) قرآن حکیم نے فواحش و منکرات کو روکنے کے لئے حدود و تعزیرات کا ایک باقاعدہ سسٹم بھی قائم کیا جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

پرنٹ میڈیا و الیکٹرانک میڈیا اور قرآنی رہنمائی: اولاد میں نافرمانی کے مختلف اسباب میں میڈیا کا کردار بھی ہے جس سے اولاد منفی تاثر لیکر اپنے والدین کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں۔ قرآن حکیم نے اس قسم کی فحش اور غیر اخلاقی منفی میڈیا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن حکیم نے جامع رہنمائی فرمائی ہے۔﴿لا يحب الله الجهر بالسوء﴾ترجمہ: اللہ تعالیٰ اعلانیہ برائی کو پسند نہیں فرماتا۔(33) چونکہ میڈیا میں اعلانیہ طور پر برائی موجود ہوتی ہے اس لئے اس قسم کی شنیع عمل کا تدارک قرآن حکیم نے فرمایا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم نے گناہ کے کاموں کے قریب جانے کو ناپسند کیا ہے اور ایسی فلمیں، ویڈیوز اور گانے بجانے ممنوع قرار پائے ہیں جن میں فحاشی کا اظہار ہو۔ کیونکہ رسول ﷺ سے مروی ہے۔ لكل ابن آدم حظه من الزنا، فالعينان تزنيان وزناهما النظر، واليدان تزنيان وزناهما البطش، والرجلان تزنيان وزناهما المشي، والفم يزني وزناه القبل، والقلب يهم أو يتمنى ويصدق ذلك الفرج أو يكذبه۔ ترجمہ: ہر انسان کا زنا میں کچھ نہ کچھ حصہ ہوتا ہے پس آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کی زنا محرمات کی طرف (دیکھنا ہے اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور انکی زنا پکڑنا ہے اور پاؤں زنا کرتی ہیں اور ان کی زنا محرمات کی طرف جانا ہے۔ اور منہ زنا کرتی ہے اور اس کی زنا محرمات سے بوسہ لینا ہے، اور دل وہم اور خواہش پیدا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتا ہے۔(34) اس حدیث سے واضح ہے کہ میڈیا پر فحش چیزیں بھی بداخلاقی کی ایک قسم ہے، لهذا ان کو دیکھنا، سننا یا اس کی طرف جانا ایک قسم و فسق و فجور ہے۔ اس سلسلے میں حکومت وقت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے تمام چینل اور سائیٹ بند کردیں جن میں بداخلاقی کے مناظر دکھائے جاتے ہیں یا ان سے اخلاقیات کے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے اولاد کی تربیت میں ان چیزوں کا خاص خیال رکھیں اور میڈیا تک بلا ضرورت بچوں کی رسائی محدود کردیں۔ اس کے علاوہ بھی دین اسلام میں والدین کے ساتھ تعلقات میں صالحیت کا عنصر غالب کرنے لئے بہت سی تعلیمات ہیں، جن میں تعلیمی سہولیات، تفریحی سہولیات، متوازن غذا، اخلاقی دروس، نظام عبادات وغیرہ شامل ہیں۔ تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ وقت کا رائج نظام اور والدین خود اس بارے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے۔ اگر ان دو میں سے کوئی بھی سست روی کا شکار ہو تو ان مسائل پر قابو پانا مشکل ہے، جس سے نا صرف والدین کی حق تلفی برقرار رہے گی، بلکہ مجموعی قوم اور ملک بھی ترقی نہیں کرسکے گی۔

نتائج:

- والدین سے روگردانی کا ایک اہم اور حقیقی سبب قرآنی تعلیمات سے لاعلمی اور دوری ہے۔

- اولاد کے صحیح واعلی تربیت کے لئے معاشی حالات کو مضبوط کرناوالدین کااہم فرئضہ ہے۔
- پرنٹ اورالیکٹرانک میڈیاکو قیود وشرائط کے پابند کرناانتہائی اہم امر ہے کیونکہ اس سے اخلاقی معاشرتی بگاڑ کااندیشہ ہے۔
- والدین کے باہمی خلفشاراولاد کے لئے غایت مضر ہےاس لئے والدین کوچاہے کہ وہ باہمی تنازعات سے بازرہے۔
- اصلاح معاشرے کے لئے حکومت پرلازم ہے کہ وہ تماجرائم اور معاشرہ بگاڑنے والے تمام چیزوں کے سد باب کے لئے سنجیدہ اقدامات اٹھائیں تاکہ ایک حسین معاشرہ تشکیل پانے کاخواب شرمندہ تعبیر ہوسکے۔

حوالہ جات

---

[1] Abn manzoor Muhammad bin muqram bin Ali (711) lassan al Arab taba suom (Beirut darul sadir 1414) 10:49.

[2] Al quran 2:83.

[3] Al jasas Ahmad bin Ali abu bakar al razi (370) ahkam al quran, haqaq Muhammad sadeq al qamhavi taba aowal (Beirut, 1405), 1:47.

[4] Al quran 17:70.

[5] Al quran 30:30.

[6] Al quran 17:32.

[7] Al nihas abu jahfar Ahmad bin Muhammad bin asmail (338) aharab al quran taba aowal (Beirut, darul kitab al almiya misar 1421), 2:271.

[8] Al quran 54:17.

[9] Al tabri Muhammad bin jarir bin yazeed bin kaseer (310) jama al bayan fi taveel al quran taba aowal (Beirut, moasasat al resala misar, 1420), 22:589.

[10] Ibid.

[11] Al quran 2:61.

[12] Al tibrani sulyman bin Ahmad bin Ayoob bin mateer (360) al dua al tibrani taba aowal (Beirut, darul kitab al almiya misar 1313), 1:319.

[13] Al quran 73:20.

[14] Al samarkandi bharal alom 3:512.

[15] Al saiyouti jalal al deen abdul Rahman bin abi bakar (911) taba aowal (Beirut, darul fakar misar 1988), p.277.

[16] Alai al deen Ali in Hassan (458) kanz al amal taba aowal (eirut, darul fakar misar 1981), 6:482.

[17] Al bukhari sahi al bukhari 2:730.

[18] Al quran 2:233.

[19] Al quran 6:62.

[20] Al quran 38:74.
[21] Al quran 18:59.
[22] Al bukhari sahi al bukhari 2:5.
[23] Abn haban Muhammad bin haban al tamimi (354) sahi abn haban taba aowal (Beirut, darul fakar misar 1993), 9:492.
[24] Abn al beeh abu abdul hakeem Muhammad bin abdul Allah (405) al mastadrok Ali al sahiheen taba aowal (Beirut, darul kitb al almiyat misar 1990), 4:191.
[25] Abu Esaa al tarmizee 4:305.
[26] Al bahyqi al sunan al kibree 7:527.
[27] Al quran 43:67.
[28] Al Quran: 37:8.
[29] Abu dawood sunan abi dawood 4:259.
[30] Al quran 6:151.
[31] Al bukhari sahi al bukhari 6:57.
[32] Al quran 11:49.
[33] Al quran 4:148.
[34] Al bahyqi al adab 1:244.